عرب جمہوریہ مصر 28 محرم الحرام 1444ھ

وزارت اوقاف 26 اگست ۲۰۲۲ء

قیامت کے دن کی تیاریاں

قرآن کریم نے روزِ قیامت کے احوال و اوصاف کے بارے میں، اس روز کی طبیعت و ہیبت کے بارے میں تفصیلی گفتگو فرمائی ہے، اس روز کے ایسے اوصاف بیان کیے ہیں جن سے اس دن رونما ہونے والے واقعات کا بخوبی اندازہ ہوتا ہے، جیسے کہ یوم بعث، یوم نشور، یوم حساب، یوم فصل (حق و باطل کے درمیان فیصلے کا دن)، یوم دین، یوم تلاق (رب سے ملاقات کا دن)، یوم حسرۃ، یوم وعید، یوم خروج، یوم تغابن (جس دن مومنین کافروں کو جنت میں ملنے والی جگہ کو اپنالیں گے)، یوم جمع، یوم تناد (ایک دوسرے کو مدد کے لیے پکارنے کا دن)، یوم آزفۃ (وہ دن جو بہت قریب ہے) یوم خلود، یوم حق، یوم موعود (وہ دن جس کا وعدہ ہے)، یوم مشھود (وہ دن جس کا آنا یقینی ہے)، اور نبأ العظیم (وہ دن جس کے بارے میں واضح خبریں دی گئی ہیں)۔

قرآن کریم میں اس کے ناموں کا اتنی کثرت سے وارد ہونا اس روز کی عظمتِ شان کا پتہ دیتا ہے، اور یہ تعلیم دیتا ہے کہ اس روز کے لیے پہلے سے ہی تیاری کر لی جائے! یوں تو اس کے بہت سے نام قرآن میں وارد ہوئے ہیں جیسا کہ آپ نے ملاحظہ فرمایا، لیکن جو نام سب سے زیادہ وارد ہوا ہے، وہ ہے "یوم القیامۃ" یہ لفظ قرآن مجید میں ستر بار وارد ہوا ہے، اس کی عظمتِ شان کا اندازہ آپ اس بات سے لگا سکتے ہیں کہ اس کی ایک مکمل سورت کا نام ہی اس نام پر ہے، جس کی ابتدا اللہ تعالی کے اس فرمان سے ہوتی ہے: "لَآ أُقۡسِمُ بِيَوۡمِ ٱلۡقِيَٰمَةِ" "میں قسم کھاتا ہوں قیامت کے دن کی" [قیامۃ:۱] ارشاد باری تعالی ہے: "ٱللَّهُ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَۚ لَيَجۡمَعَنَّكُمۡ إِلَىٰ يَوۡمِ ٱلۡقِيَٰمَةِ لَا رَيۡبَ فِيهِۗ وَمَنۡ أَصۡدَقُ مِنَ ٱللَّهِ حَدِيثٗا" "اللہ وہ ہے جس کے سوا کوئی معبود (برحق) نہیں وہ تم سب کو یقیناً قیامت کے دن جمع کرے گا، جس کے (آنے) میں کوئی شک نہیں، اللہ تعالی سے زیادہ سچی بات والا اور

کون ہو گا"[نساء:۸۷]اور ارشاد باری تعالی ہے:"فَٱللَّهُ يَحۡكُمُ بَيۡنَهُمۡ يَوۡمَ ٱلۡقِيَٰمَةِ فِيمَا كَانُواْ فِيهِ يَخۡتَلِفُونَ""قیامت کے دن اللہ ان کے اس اختلاف کا فیصلہ ان کے درمیان کردے گا"[بقرۃ:۱۱۳]

قیامت کے روز لوگوں کا حساب کتاب ہو گا، پھر ان کے اعمال کا بدلہ انھیں ملے گا، ان کو بارگاہ الہی میں پیش کیا جائے گا۔ ارشاد باری تعالی ہے:"يَوۡمَئِذٖ تُعۡرَضُونَ لَا تَخۡفَىٰ مِنكُمۡ خَافِيَةٞ""اس دن تم سب سامنے پیش کیے جاؤ گے، تمہارا کوئی بھید پوشیدہ نہ رہے گا"[حاقۃ:۱۸]ارشاد باری تعالی ہے:"وَمَا نُؤَخِّرُهُۥٓ إِلَّا لِأَجَلٖ مَّعۡدُودٖ (١٠٤)
يَوۡمَ يَأۡتِ لَا تَكَلَّمُ نَفۡسٌ إِلَّا بِإِذۡنِهِۦۚ فَمِنۡهُمۡ شَقِيّٞ وَسَعِيدٞ (١٠٥) فَأَمَّا ٱلَّذِينَ شَقُواْ فَفِي ٱلنَّارِ لَهُمۡ فِيهَا زَفِيرٞ
وَشَهِيقٌ (١٠٦) خَٰلِدِينَ فِيهَا مَا دَامَتِ ٱلسَّمَٰوَٰتُ وَٱلۡأَرۡضُ إِلَّا مَا شَآءَ رَبُّكَۚ إِنَّ رَبَّكَ فَعَّالٞ لِّمَا يُرِيدُ (١٠٧)
وَأَمَّا ٱلَّذِينَ سُعِدُواْ فَفِي ٱلۡجَنَّةِ خَٰلِدِينَ فِيهَا مَا دَامَتِ ٱلسَّمَٰوَٰتُ وَٱلۡأَرۡضُ إِلَّا مَا شَآءَ رَبُّكَۖ عَطَآءً غَيۡرَ
مَجۡذُوذٖ""اسے ہم جو ملتوی کرتے ہیں وہ صرف ایک معین مدت تک ہے(۱۰۴) جس دن وہ آجائے گی مجال نہ ہو گی کہ اللہ کی اجازت کے بغیر کوئی بات بھی کرلے، سو، ان میں کوئی بدبخت ہو گا اور کوئی نیک بخت(۱۰۵) لیکن جو بدبخت ہوئے وہ دوزخ میں ہوں گے وہاں چیخیں گے چلائیں (۱۰۶) وہ وہیں ہمیشہ رہنے والے ہیں جب تک آسمان و زمین برقرار ہیں، سوائے اس وقت کے جو تمہارا رب چاہے۔ یقیناً تیرا رب جو کچھ چاہے کر گزرتا ہے(۱۰۷) لیکن جو نیک بخت کیے گئے وہ جنت میں ہوں گے جہاں ہمیشہ رہیں گے جب تک آسمان وزمین باقی رہے مگر جو تیرا پروردگار چاہے یہ بے انتہا بخشش ہے"[ھود۱۰۴-۱۰۸]

قیامت کا دن حق ہے، ارشاد باری تعالی ہے:"ذَٰلِكَ ٱلۡيَوۡمُ ٱلۡحَقُّۖ فَمَن شَآءَ ٱتَّخَذَ إِلَىٰ رَبِّهِۦ مَـَٔابًا""یہ دن حق ہے اب جو چاہے اپنے رب کے پاس (نیک اعمال کرکے) ٹھکانا بنالے"[نبا:۳۹] عقل مند شخص وہ ہے جو اس دن کے لیے نیک اعمال کرے اور اپنے رب سے اس طرح ڈرے جس طرح اس سے ڈرنے کا حق ہے۔ ارشاد باری تعالی ہے:"يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ""اے ایمان والو! اللہ تعالی سے اتنا ڈرو جتنا اس سے ڈرنا چاہیئے اور دیکھو مرتے دم تک تم مسلمان ہی رہنا"[آل عمران:۱۰۲]

جس طرح سے قرآن نے اس دن کو "القیامۃ" کے نام سے یاد کیا ہے، اسی طرح سے اس دن کو "الساعۃ" کے نام سے بھی یاد کیا ہے، لیکن زیادہ تر اس کا ذکر اس وقت کیا گیا ہے، جب قیامت کے ان واقعات کا تذکرہ کرنا مقصود ہو جن کا علم اللہ تعالیٰ ہی کو معلوم ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: "يَسْأَلُونَكَ عَنِ السَّاعَةِ أَيَّانَ مُرْسَاهَا قُلْ إِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّي لَا يُجَلِّيهَا لِوَقْتِهَا إِلَّا هُوَ" "یہ لوگ آپ سے قیامت کے متعلق سوال کرتے ہیں کہ اس کا وقوع کب ہوگا؟ آپ فرما دیجیے کہ اس کا علم صرف میرے رب ہی کے پاس ہے، اس کے وقت پر اس کو اللہ کے سوا کوئی اور، ظاہر نہیں کرے گا" [اعراف:۱۸۷] ارشاد باری تعالیٰ ہے: "إِلَيْهِ يُرَدُّ عِلْمُ السَّاعَةِ" "قیامت کا علم اللہ ہی کی طرف لوٹایا جاتا ہے۔" [حم سجدہ:۴۷] ارشاد باری تعالیٰ ہے: "إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَامِ وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ مَاذَا تَكْسِبُ غَدًا وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ" "بیشک اللہ تعالیٰ ہی کے پاس قیامت کا علم ہے وہی بارش نازل فرماتا ہے اور ماں کے پیٹ میں جو ہے اسے جانتا ہے، کوئی (بھی) نہیں جانتا کہ کل کیا (کچھ) کرے گا؟ نہ کسی کو یہ معلوم ہے کہ کس زمین میں مرے گا (یاد رکھو) اللہ تعالیٰ ہی پورے علم والا اور صحیح خبروں والا ہے" [لقمان:۳۴]

جب نبی ﷺ سے قیامت کے بارے میں سوال کیا گیا، تو آقا ﷺ نے جواب میں فرمایا: اس بارے میں جس سے سوال کیا جارہا ہے وہ سوال کرنے والے سے زیادہ نہیں جانتا۔ اس سے یہ بات تو واضح ہوگئی کہ قیامت کے بارے میں نہ تو کوئی سوال کرنا ہے اور اگر کوئی سوال کرے تو اپنی طرف سے اس کا کوئی جواب بھی نہیں دینا ہے، اور نہ ہی اس کی ٹوہ میں پڑنا ہے، اب کون ایسا شخص ہے جو اس چیز کی ٹوہ میں پڑنے کی جرأت کرسکے جس کے بارے میں خود نبی ﷺ نے جواب نہیں فرمایا ہے!؟

برادرانِ اسلام!

ہم سب کو اپنے آپ سے یہ سوال کرنا چاہیے کہ اس عظیم دن کے لیے ہم نے کیا تیاری کر رکھی ہے؟

ایک صاحب نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا کہ قیامت کب آئے گی؟ تو آپ ﷺ نے ان سے پوچھا: اس

دن کے لیے تم نے کیا تیاری کر رکھی ہے؟ اس پر انہوں نے عرض کی: اللہ و رسول کی محبت! تو آقا ﷺ نے ان سے فرمایا: تم جس سے محبت کرتے ہو (قیامت کے روز) اسی کے ساتھ ہو گے۔

لہذا ہم پر واجب ہے کہ رب قہار کا سامنا کرنے کے لیے ہم اپنے کو پہلے سے ہی تیار کر لیں، لہذا اس کے لیے اپنے ذمے میں کیے گئے کاموں کو اچھی طرح پورا کریں، اس امانت کو پوری دیانت داری سے ادا کریں اور اس پیغام کو پوری ایمان داری سے دوسروں تک پہنچائیں جس کو ہمارے ذمے کیا گیا ہے۔ فُضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں یہ قصہ بیان کیا جاتا ہے کہ انہوں نے ایک آدمی سے پوچھا: تمہاری عمر کتنی ہے؟ تو اس نے جواب دیا: ساٹھ سال! اس پر فضیل رحمۃ اللہ علیہ نے اس سے فرمایا: اس کا مطلب ہے کہ تم ساٹھ سال سے اللہ تعالی تک پہنچنے کے لیے سفر کر رہے ہو، اب تک تو شاید تم اس تک پہنچنے بھی والے ہو!؟ تو اس آدمی نے اس کے جواب میں یہ دعا پڑھی "إنا للہ وإنا إلیہ راجعون" (ہم اللہ ہی کے لیے ہیں اور اسی کی طرف پلٹ کر جائیں گے) اس پر حضرت فضیل نے اس سے پوچھا: میرے بھائی! کیا تمہیں اس کا معنی معلوم ہے؟ تو اس نے جواب دیا: ہاں، ہاں، کیوں نہیں! بالکل میں اس کا معنی جانتا ہوں۔ اس کا معنی ہے کہ ہم اللہ ہی کے لیے ہیں اور اسی کی طرف پلٹ کر جائیں گے! تو حضرت فضیل نے اس سے فرمایا: میرے بھائی جس کو یہ معلوم ہو کہ وہ اللہ کا بندہ ہے اور اسے اسی کی طرف پلٹ کر جانا ہے، تو اسے یہ بھی پتہ ہونا چاہیے کہ اسے اس کے سامنے کھڑا بھی ہونا ہے، اس کے سامنے اسے جواب دہ بھی ہونا ہے، جسے یہ سب معلوم ہو تو اسے چاہیے کہ ان سوالوں کے جواب کی پہلے سے ہی تیاری کر لے! یہ سن کر وہ آدمی رونے لگا، اور ان سے پوچھا: حضرت جی پھر اس کا حل کیا ہو گا؟ تو آپ نے فرمایا کہ بہت آسان ہے۔ اس آدمی نے بڑی لجاجت سے پوچھا: وہ کیا حل ہے مجھے بھی بتا دیجیے، اللہ تعالی آپ پر رحم فرمائے! تو آپ نے فرمایا: جو بقیہ زندگی ہے اس میں اللہ تعالی سے ڈرو، تو اللہ تعالی تمہاری گزشتہ فرو گزاشت کو بھی بخش دے گا اور آئندہ خطاؤں کو بھی معاف فرما دے گا۔

ہمارے لیے ضروری ہے کہ ہم اچھے کام کریں، جو ہمارے لیے بھی، ہمارے ملک کے لیے بھی اور دوسروں کے لیے بھی نفع بخش ہوں! تاکہ قیامت کے روز ہم ان نیک اعمال کو اپنے میزان پر حاضر پائیں۔ ارشاد باری تعالی ہے: "وَوَجَدُوا مَا عَمِلُوا حَاضِرًا" "جو انہوں نے عمل کیے وہ انہیں وہاں حاضر پائیں گے" [کہف:۴۹]، ارشاد باری تعالی ہے: فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ (٧) وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ" "پس جس نے ذرہ برابر نیکی کی ہو گی وہ اسے دیکھ لے گا (۷) اور جس نے ذرہ برابر برائی کی ہو گی وہ اسے دیکھ لے گا" [زلزلہ:۷-۸]

اے اللہ! ہمیں قیامت کے روز کامیاب ہونے والے لوگوں میں بنادے!

اور ہمارے ملک مصر اور دنیا کے سبھی ملکوں کی حفاظت فرما!